تبصرے

سرمایۂ عمر از ڈاکٹر محمد اسلم شعبۂ تاریخ پنجاب یونیورسٹی، لاہور، تقطیع متوسط، ضخامت تین سو صفحات، کتابت وطباعت بہتر، قیمت مجلد -/15
پتہ: آئینۂ ادب، چوک مینار، انارکلی، لاہور۔

ڈاکٹر محمد اسلم جو اپنی تصنیفات اور مقالات کے باعث برصغیر کے علمی حلقوں میں اب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ یہ کتاب ان کے تیرہ علمی اور تاریخی مقالات کا مجموعہ ہے جو جو باستثنار واحد گذشتہ پانچ چھ برسوں میں مختلف رسائل ومجلات میں طبع ہوتے رہے ہیں یہ کتاب انھوں نے اپنے جدامجد جناب حاجی عمرالدین صاحب کو گذشتہ سال ۹۵ برس کی عمر ہونے پر نذر کی ہے، اسی مناسبت سے کتاب کا نام سرمایۂ عمر رکھا گیا ہے، مقالات کی ترتیب یہ ہے: (۱) شاہ فتح اللہ شیرازی: عہد اکبری کے نہایت فاضل شخص تھے۔ بلند پایہ عالم اور مصنف ہونے کے ساتھ اپنے وقت کے بڑے انجنیر بھی تھے، چنانچہ انھوں نے بہت سی عجیب وغریب چیزیں ایجاد کیں، مقالہ میں ان سب چیزوں کا تذکرہ تفصیل سے ہے، ساتھ ہی حکیم فتح اللہ گیلانی یا اسی نام سے دوسرے ہم عصر کے ساتھ التباس ہوجانے کے باعث موصوف کی طرف جو کتابیں غلط طور پر منسوب کردی گئی ہیں اُن کی تحقیق اور بدایونی کے ان کے متعلق غلط بیانات والزامات کی تردید کی گئی (۲) دور اکبر میں موسیقی اور موسیقار: اکبر خود بہت بڑا ماہر موسیقی تھا، ابوالفضل اور فیضی کے والد کا اس فن میں کمال اس درجہ کا تھا کہ وہ تان سین کو نظر میں نہیں لاتا

تھا اس بنا پر یہ ذوق گھر گھر پھیل گیا، یہاں تک کہ علماء اور مشائخ بھی اس سے دامن نہ بچا سکے (۳) سلاطین دہلی اور ہندو تہذیب و ادب: مغل بادشاہوں کے متعلق تو سب جانتے ہیں کہ وہ ہندو تہذیب، اُن کی زبان سنسکرت، اور ان کے علوم و فنون کے قدردان اور مربی تھے۔ اس مقالہ میں محمد بن قاسم سے سوریوں کے عہد حکومت تک مسلمان بادشاہوں نے ہندو تہذیب، زبان، مذہب اور ان کے علوم و فنون کی جو سرپرستی کی ہے اس کی دلچسپ اور سبق آموز کہانی سنائی گئی ہے (۴) تذکرۃ الشیخ والخدم: یہ ایک نادر مخطوطہ ہے جس کا مصنف عہد اکبری کا ایک ہندو (یا سکھ) صورت سنگھ نام مولوی عبدالکریم خلیفہ شیخ حسو تیلی کا مرید ہے، اس مقالہ میں اس مخطوطہ اور اُس کے مشتملات کا مفصل تعارف کرایا گیا ہے (۵) ہیر وارث شاہ کی تاریخی اہمیت: اس میں وارث شاہ کے اشعار سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اُس کے عہد میں ملک کے جو سیاسی، سماجی اور اقتصادی حالات تھے وارث شاہ کے کلام سے اُن کی شہادت ملتی ہے ــــ باقی مقالات کے عنوانات یہ ہیں: (۶) حضرت مجدد الف ثانی اور جہانگیر (۷) شاہ جہاں پادشاہ دین پرور (۸) عربوں کے عہد میں سندھ میں علم و ادب (۹) داراشکوہ کے مذہبی رجحانات (۱۰) ملفوظات خواجہ بندہ نواز گیسو دراز (۱۱) سلطان فیروز تغلق کا ذوق موسیقی (۱۲) جہانگیر کی تخت نشینی میں راسخ العقیدہ امرا کا کردار (۱۳) ہمایوں اور علم ہیئت۔

ان مقالات کے عنوانات سے ان کا مضمون ظاہر ہے، اس لئے انہیں بیان کرنے کی ضرورت نہیں، جو کچھ لکھا ہے کمال تحقیق، دیدہ وری اور معروضی نقطۂ نظر سے لکھا ہے، مثلاً حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے ملفوظات "جوامع الکلم" سے یہ ثابت کیا ہے کہ انیس الارواح، راحت القلوب اور اسرار الاولیاء وغیرہ کے نام سے بزرگان چشت کے جو ملفوظات ملتے ہیں وہ سب جعلی اور وضعی ہیں، یہی حال فوائد الفواد کا ہے (ص ۲۱۰)